بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت ابوعبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2؍اکتوبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ کے ذکر میں جن صحابی کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت ابوعبیدۃ بن جراح۔ حضرت ابوعبیدۃ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ تھا اور ان کے والد کا نام عبداللہ بن جراح تھا۔ حضرت ابوعبیدۃ اپنی کنیت کی وجہ سے زیادہ مشہور ہیں جبکہ آپ کے نسب کو آپ کے دادا جراح سے جوڑا جاتا ہے۔ آپ کی والدہ کا نام عمیمہ بنت غنم تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو حارث بن فہر سے تھا۔ ان کا قد لمبا تھا جسم نحیف تھا دبلے پتلے تھے اور چہرے پر کم گوشت تھا۔ سامنے کے دو دانت غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رخسار میں پھنسے ہوئے خود کے حلقوں کو نکالتے ہوئے ٹوٹ گئے تھے آپ کی داڑھی زیادہ گھنی نہ تھی اور آپ خضاب کا استعمال کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ بن جراح نے متعدد شادیاں کی تھیں مگر ان میں صرف دو بیویوں سے اولاد ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے تھے ایک کا نام یزید اور دوسرے کا نام عمیر تھا۔ حضرت ابوعبیدۃ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی جن کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ حضرت ابوعبیدۃ کا شمار قریش کے باوقار بااخلاق اور باحیا لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت ابوعبیدۃ نے حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا۔ اس وقت ابھی مسلمان دارِ ارقم میں پناہ گزین نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ بن جراح کا اسلام لانے میں نواں نمبر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدۃ بن جراح ہیں۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوعبیدۃ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ھذا امینُ ھذہ الامۃ۔ یہ اس امت کا امین ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر، عمر، ابوعبیدۃ بن جراح، اُسید بن حضیر، ثابت بن

قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح کتنے اچھے انسان ہیں یعنی آپؐ نے ان کی تعریف[3] فرمائی۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے بعد کسی کو جانشین بناتے تو کسے بناتے؟ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ کو۔ لوگوں نے پوچھا اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد کسے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت عمرؓ کو، لوگوں نے پوچھا حضرت عمرؓ کے بعد کسے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوعبیدۃؓ بن جراح کو۔

حضرت عائشہؓ کی نظر میں ابوعبیدۃؓ کی اتنی قدرومنزلت تھی کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات پر ابوعبیدۃؓ زندہ ہوتے تو وہی خلیفہ ہوتے۔ آپؓ ہجرت حبشہ میں بھی شریک تھے۔ حضرت ابوعبیدۃؓ مدینہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ انہیں دیکھ کر تمتما اٹھا حضرت عمرؓ نے آگے بڑھ کر معانقہ کیا۔ حضرت ابوعبیدۃؓ نے غزوہ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ غزوہ بدر کے وقت حضرت ابوعبیدۃؓ کی عمر 41 سال تھی۔ غزوہ بدر کے روز حضرت ابوعبیدۃؓ مسلمانوں کی طرف سے میدان جنگ میں آئے اور آپ کا باپ عبداللہ کفار کی طرف سے میدان میں آیا۔ باپ بیٹا آمنے سامنے ہوئے تو جذبہ توحید، نسبی تعلق پر غالب آیا اور عبداللہ اپنے ہی بیٹے حضرت ابوعبیدۃؓ کے ہاتھوں قتل ہوا۔

غزوہ احد کے موقع پر حضرت ابوعبیدۃؓ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ثابت قدم موجود رہے جب لوگ منتشر ہو گئے تھے۔ ذوالقعدہ چھ ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ لکھا گیا تو اس معاہدے کی دو نقلیں تیار کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدد معززین نے ان پر اپنے دستخط کئے۔ مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں حضرت ابوعبیدۃؓ بھی شامل تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوعبیدۃؓ کو کئی سرایا میں بھجوایا تھا۔ ان میں سے ایک سریہ ذات السلاسل ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کی کمک بھیجنے کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو سو مہاجرین اور انصار کی جماعت حضرت ابوعبیدۃؓ کی قیادت میں مدد کیلئے روانہ فرمادی اور ہدایت فرمائی کہ عمروؓ کے ساتھ جا کر ملیں اور اختلاف نہ کریں۔ حضرت ابوعبیدۃ اگرچہ اپنے مرتبہ کے لحاظ سے امارت کے مستحق تھے مگر جب حضرت عمرو بن عاصؓ اصرار کیا کہ میں ہی ساری فوج کی قیادت کروں گا تو حضرت ابوعبیدۃؓ نے خوشدلی سے ان کی قیادت قبول کر لی اور ان کی زیر امارت نہایت بہادری سے دشمنوں کے خلاف لڑائی لڑے یہاں تک کہ دشمن کو شکست ہوگئی۔ جب کامیابی کے بعد مدینہ واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوعبیدۃ بن جراحؓ کی اطاعت کی کیفیت سنی تو فرمایا رَحِمَ اللہ ابا

عبیدۃ کہ ابوعبیدۃ پر اللہ کی رحمت ہو کہ اس نے یہ اطاعت کا معیار قائم کیا۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سریہ سیف البحر کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدۃ ؓ اس کے امیر تھے۔ ابن سعد نے سریۃ الخبط کے عنوان سے اس کا مختصر ذکر کیا ہے۔ خبط کے معنی ہیں درخت کے پتے۔ زادِ راہ ختم ہونے کی وجہ سے مجاہدین کو پتے کھانے پڑے تھے۔ ابن سعد نے اسکی تاریخ وقوع رجب آٹھ ہجری بتائی ہے اور یہ زمانہ صلح حدیبیہ کا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے دور اندیشی سے کام لیا اور بطور احتیاط مذکورہ حفاظتی دستہ علاقہ سیف البحر میں بھیجا تھا تا شام سے آنے والے قریشی قافلے سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ ہو اور قریش کے ہاتھ میں نقض معاہدہ کا کوئی بہانہ نہ مل جائے۔

حضرت ابوہریرۃ ؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔ حضرت زبیر ؓ کو لشکر کے ایک پہلو پر اور حضرت خالد بن ولید ؓ کو لشکر کے دوسرے پہلو پر مقرر فرمایا اور حضرت ابوعبیدۃ ؓ کو پیادہ لوگوں اور وادی کے نشیب کا سردار بنا دیا۔ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے جزیہ کی شرط پر صلح کی تھی، جب حضرت ابوعبیدۃ ؓ جزیہ لے کر واپس آئے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا پس خوش ہو جاؤ اور اس کی امید رکھو جو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں تمہارے بارے میں محتاجی سے نہیں ڈرتا بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے اور پھر تم بڑھ چڑھ کر حرص کرنے لگ جاؤ۔ مجھے یہ خوف ہے کہ دنیا داری میں پڑ کے تم کہیں اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لو۔ حضور انور نے فرمایا: پس یہ تنبیہ ہے جو ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے اور اپنی حالتوں کا ہمیشہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مال تو آئیں گے لیکن ہمیں اس مال کی وجہ سے اپنے دین کو نہیں بھول جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر ؓ کی نظر میں حضرت ابوعبیدۃ ؓ کا یہ مقام تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ نے حضرت ابوعبیدہ ؓ کا نام خلافت کیلئے تجویز فرمایا اسی طرح حضرت عمر ؓ نے بھی اپنی وفات سے قبل فرمایا کہ اگر ابوعبیدۃ زندہ ہوتے تو میں انہیں نامزد کرتا اگلے خلیفہ کیلئے کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کی امت کے امین تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ جب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو انہوں نے بیت المال کا کام حضرت ابوعبیدۃ ؓ کے ذمہ لگایا۔ 13 ہجری میں حضرت ابوبکر ؓ نے آپ کو شام کی طرف امیر لشکر بنا کر بھیجا۔ حضرت ابوعبیدۃ ؓ نے سب سے پہلے شام کے شہر ماب کو فتح کیا۔ اس کے بعد آپ نے جابیہ کا رخ کیا جہاں رومیوں کا بڑا لشکر مقابلے کیلئے تیار تھا اس پر حضرت

ابوعبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں مزید مدد کیلئے درخواست کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو حضرت ابوعبیدہؓ کے لشکر کا امیر مقرر کر کے ان کی مدد کیلئے بھیجا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو خط لکھا کہ خدا کی قسم میں نے اس (امارت) کا کبھی مطالبہ نہیں کیا اور نہ میری خواہش تھی۔ آپ کی وہی حیثیت ہوگی جو پہلے ہے۔ آپ مسلمانوں کے سردار ہیں آپ کی فضیلت کا ہم انکار نہیں کرتے اور نہ آپ کے مشورے سے مستغنی ہو سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ دیکھیں یہ ہے مؤمنانہ شان۔ دونوں طرف سے کس طرح عاجزانہ طور پر اطاعت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسکے بعد اسلامی لشکر نے شام کے مختلف شہروں اجنادین، فحل، دمشق، لاذقیہ وغیرہ مقامات کو فتح کیا۔ حضرت عمرؓ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ کو بطور سپہ سالار معزول فرما کر حضرت ابوعبیدہؓ کو سپہ سالار مقرر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا: باقی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ یہ ذکر چلے گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی آجکل بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مولویوں اور حکومت کے اہلکاروں کے شر سے محفوظ رکھے۔ وہاں پھر مخالفت کی شدید لہر آئی ہوئی ہے قانون کے محافظ نہ صرف یہ کہ انصاف کو نہیں جانتے بلکہ اس کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور جو مولوی کہتا ہے اس کے پیچھے چل رہے ہیں کہ سیاسی استحکام شاید ان کو اسی طرح مل جائے لیکن یہ ان کی بھول ہے یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہی چیز ان کی تباہی کا ذریعہ بنے گی ہم تو پہلے بھی ان تکلیفوں سے گزرتے رہے ہیں اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد سے گزر جائیں گے لیکن ان کی یہ حرکتیں اگر یہ باز نہ آئے تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ پس احمدی آجکل بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دور فرمائے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھیں خاص طور پر پاکستان میں رہنے والے احمدی اور باہر رہنے احمدی بھی تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جلد آئے اور ان مشکلات سے وہاں کے رہنے والے احمدی چھٹکارا پا سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 2nd - OCTOBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB